

ما ظہر منہا وما لطنہ۔ آیت ۱۵۱، انعام۔ (اوست قتل کرد اپنی اولاد کو عزیت کے سبب ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں۔ اور ان کو بھی اودے حیاتی کی باتوں کے قریب ہی نہ جاؤ۔ خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ)



مجمع البحوث الاسلامیہ (قاہرہ) کی دوسری اسلامی کانفرنس میں شرکت کے بعد مولانا مفتی محمد صاحب (قائد جمعۃ العلماء اسلام) نے اپنے بیان میں یہ ایمان پرورد انکشاف کیا کہ چالیس ممالک کی اس کانفرنس کے ایک سو مندوبین نے اسلام کے منافی رجحانات اور تحریفات کی بیخ کنی کے سلسلے میں متعدد اہم قراردادیں منظور کیں۔ ان تمام علماء نے متفقہ طور پر اس حقیقت کی وضاحت کی کہ زکوٰۃ محض ایک عبادت ہے۔ اسے ٹیکس قرار دینا یا اس کی شرح میں ترمیم کرنا اسلام کے قطعاً منافی ہے۔ بنک کا سود خواہ کم ہو (مغزو) یا مرکب (سود و سود) دونوں حالتوں میں حرام ہے۔ کانفرنس نے از روئے اسلام ایک سے زائد بیوریاں رکھنے (تعدد ازواج) کو بھی جائز قرار دیا۔ اور یہ کہ کوئی حکومت اس شرعی اجازت کے ہوتے ہوئے مسلمانوں کے پرسنل لاء میں دخل نہیں ہو سکتی۔

گو یہ تمام امور از روئے قرآن و سنت پہلے سے طے شدہ ہیں۔ مگر عالم اسلام کے ممتاز علماء ان تشریعی اور اجماعی قراردادوں سے ان تجدید پسندوں کی سوصلہ شکنی اور مایوسی ضرور ہو گئی جو اپنے مصلانہ عزائم کی بناء پر اسلام کو مشق تحریف و تبلیغ بنانا چاہتے ہیں، اور ان ذیل مقاصد کیلئے خلق اسلام کے نئے نئے فتنے کھڑے کر رہے ہیں۔ ان فیصلوں سے یہ خوش آئند نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ مجد اللہ عالم اسلام کے تمام علماء حق (زمین کے جس حصہ سے بھی تعلق رکھتے ہوں) دین کے بارہ میں زمانہ اور حالات سے متاثر نہیں ہوئے، ان کے نزدیک اسلامی اقدار اٹل ہیں۔ حالات کو بدلتا چاہئے، اسلام کو نہیں۔ ان قراردادوں کا دوسرا مفید رخ یہ ہے کہ ہمارے ہاں کے مغرب زدہ حلقے بسا اوقات اپنے غلط نظریات و تحریفات کیلئے علمائے معروا زحر کے اقوال کا غلط سہارا لیتے ہیں۔ ان قراردادوں نے ان کا یہ غلط سہارا بھی چھین لیا ہے۔ کہ ایسے غلط اقوال اور فتوے بعض ٹیڑھے اذہان اور گمراہ قلوب کی پیداوار ہوتے ہیں، تجرادر مجبور علماء کے نہیں اور غلط بات کیلئے جہاں سے بھی استدلال ہو غلط ہی کہا جائے گا۔ مجمع البحوث کی ان مومنانہ قراردادوں کی منظوری پر ہم تمام مندوبین کو عموماً اہد پاکستانی وفد کے ارکان حضرت مولانا مفتی محمد صاحب مدظلہ و حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ کو خاص طور سے مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ ان کے مساعی کا ان قراردادوں میں خاص حصہ ہے۔



پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر چوہدری محمد علی صاحب کا یہ بیان پوری قوم کو چونکا دینے والا ہے کہ اس مرتبہ یونیورسٹی کے ٹیچر ٹریننگ سٹر میں داخلہ لینے کے لئے جتنے مرد اور خاتون امیدوار آئے، ان میں سے ایک کو بھی قرآن مجید کا پڑھنا نہیں آتا تھا۔ ان میں سے بعض نے اپنے والدین کو بھی قصص طے ٹھہرایا، جنہوں نے انہیں اسلامی مبادیات اور قرآن مجید کی تعلیم سے کور رکھا۔ اگر مسلمانوں میں کچھ بھی ہڈی ملی باقی ہے تو دل ہلائے والی یہ خبر لائیں کے تدارک اور تلافی کے لئے کافی ہے۔ اور یہ حالت تو قوم کے اس طبقہ (طلبہ) کی ہے جنہیں مستقبل میں ایک اسلامی ریاست پاکستان کی باگ و عقد سنبھالنی ہے۔ اور جو ثانوی تعلیم گاہوں (ہائی اور مڈل سکولوں) کے تمام مراحل سے گذر کر تعلیمی فرائض معنی اور ٹیچنگ کی امیدوار ہے۔ مذہب سے یہ مجرمانہ غفلت جہاں بچوں کے سرپرستوں اور پوری قوم کی دین سے عمومی بیزاری کی دلیل ہے، وہاں یہ حقیقت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اس خرابی کا بنیادی سبب وہ ناقص اور مذہب بیزار نصاب تعلیم ہے، جو ہماری عمری تعلیم گاہوں میں رائج ہے اور جس میں زندگی کے بارہ تیرہ سال کھپانے کے بعد بھی قوم کے نوہاں اپنی بنیادی کتاب قرآن مجید کے ناظرہ تک پڑھنے پر قادر نہیں ہو سکتے۔ چوہدری صاحب کا یہ انکشاف اس حقیقت کا غماز ہے کہ نصاب میں لازمی دینیات کے نعرے محض وزن بیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ چوہدری صاحب کا یہ بیان پوری قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

حج کے بارہ میں صدارتی کابینہ کا تازہ فیصلہ لائق تحسین و تبریک ہے جس کی رو سے اس سال نیاوہ (ساٹھ سے ۱۶ ہزار) افراد کو فریضہ حج و زیارت کی ادائیگی نصیب ہوگی۔ اس جزئی مسرت کے باوجود پھر بھی اربابِ حل و عقد سے ہماری مخلصانہ گزارش ہے کہ حج دین کا ایک اسالیب و توان اور فریضہ ہے، جسے اقتصادی اغراض اور مصالح کے بحیثیت نہیں چڑھایا جاسکتا۔ پاکستان اور مسلمانوں کے دینی، روحانی اور۔۔۔ اسی مقاصد کا تقاضا ہے کہ اس فریضہ کو بھی دیگر عبادات کی طرح ہر قسم کی رکاوٹوں اور پابندیوں سے کٹی طور پر آزاد رکھا جائے۔ تاکہ تمام اصحاب استطاعت اپنا فریضہ عبادت ادا کر سکیں۔ — واللہ یعلم الحق وهو سید السبیلے۔

مکیع الحق